پیغامِ صلح
اگست ۲۰۰۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یو کے)

15 Stanley Avenue, Wembley , UK , HA0 4JQ

امام اور ناظم 020 8903 2689 صدر 020 8524 8212
سیکریٹری 01753 692654 دارالکتب 01753 675182
email: AAII@saziz.globalnet.com Fax: 0870 131 9340

اگست میٹنگ

السلام علیکم ۔ مہربانی فرما کر جماعت کی ہر میٹنگ میں خود شامل ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں ۔

جائے وقوع :۔ دارالسلام
تاریخ :۔ ۴ اگست ۲۰۰۲ء
وقت :۔ ۳ بجے سہ پہر
موضوع :۔ کثیرالمذاہب معاشرے میں امن و امان
ڈاکٹر ایم ایچ حامی

باقاعدہ سرگرمیاں

ریڈیو پروگرام: ہر جمعہ دو بجے سہ پہر ریڈیو پنجاب آسٹرا ڈیجیٹل سیٹلائٹ چینل ۸۸۰

درسِ قرآن : ہر ماہ کی تیسری اتوار شام ۳ بجے

میٹنگ منتظمہ: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۲ بجے

ماہوار اجلاس : ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۳ بجے

فہرست مضامین

ڈاکٹر وِلہلم لائٹنر ناصر احمد ایل ایل بی صفحہ ۱
مقامی سماج میں سمانا شاہد عزیز صفحہ ۶
ابتدائی تعلیمات اسلام ڈاکٹر زاہد عزیز صفحہ ۷

ڈاکٹر وِلہلم لائٹنر

(۱۸۴۰ء تا ۱۸۹۹ء)

(شاہجہان مسجد ووکنگ کے معمار اور اورئینٹل انسٹیٹوٹ، ووکنگ، سرے انگلینڈ کے بانی)

ناصر احمد ایل ایل بی

سابق ایڈیٹر لائٹ

ابتدائی زندگی اور تعلیم

ڈاکٹر گوئیٹلِب وِلہلم لائٹنر ۱۴ اکتوبر ۱۸۴۰ء کو ہنگری میں بوڈاپسٹ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے اُن میں زبان دانی کی حیرت انگیز قابلیت تھی ۔ آٹھ سال کی عمر میں وہ عربی اور تُرکی زبانیں سیکھنے قسطنطنیہ گئے اور دَس سال کی عمر تک وہ عربی، تُرکی اور بیشتر یورپی زبانیں روانی سے بولنے لگے ۔ پندرہ سال کی عمر میں انہیں کرنل کا عہدہ دے کر کرائیمیا میں برٹش کومیساریٹ کا ترجمان (فرسٹ کلاس) مقرر کیا گیا۔ کرائیمیا کی جنگ کے ختم ہونے پر وہ پادری بننا چاہتے تھے اور کنگز کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے لندن چلے آئے ۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسلمان مُلکوں کے ٹور کے دوران انہوں نے ایک اسلامی نام، عبدالرشید سیاح، بھی رکھ لیا تھا۔ سیاح عربی کا لفظ ہے جس کا مطلب مُسافر ہے ۔

بطور زبان دان اُنہیں پچاس زبانوں کی شُد بُد تھی جن میں سے بہت سی زبانیں وہ روانی سے بولتے تھے ۔ ۱۹ سال کی عمر میں وہ عربی، تُرکی اور ماڈرن یونانی زبان کے لیکچرر بن گئے اور ۲۳ سال کی عمر میں اُنہیں کنگز کالج ، لندن، میں عربی اور فقہ کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔

تین سال بعد، ۱۸۶۴ء میں کسی وقت اُنہیں گورمنٹ کالج لاہور (جواب پاکستان میں ہے) کا پرنسپل بننے کی دعوت دی گئی ۔ اور جلد ہی وہ اس کا رتبہ پنجاب یونیورسٹی تک بڑھانے میں کامیاب ہو گئے ۔ انہوں نے بہت سے سکول قائم کئے ، لٹریری تنظیمیں، عوامی لائبریریاں اور علمی جرائد قائم کئے ۔ اور ساتھ ساتھ برصغیر ہند کے کلچر کا علم حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ اس زمانے میں اُنہوں نے ایک مسلمان عالمِ اردو ، مولوی کریم الدین جو کہ اُس وقت امرتسر پنجاب میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز تھے، کی مدد سے اردو زبان میں دو جلدوں میں ایک مفصل کتاب 'تاریخِ اسلام' لکھی ۔ یہ دو جلدیں بعد میں ۱۸۷۱ء میں اور ۱۸۷۶ء میں شائع کی گئیں ۔

یورپ واپسی

۱۸۷۰ء کے اواخر میں وہ یورپ واپس تشریف لے آئے تا کہ ہائیڈل برگ (جرمنی) میں تعلیم کا سلسلہ آگے بڑھا سکیں اور اُنہوں نے آسٹریا، برطانیہ اور پرشیا کی حکومتوں کے لئے کام بھی کیا۔ اُن کی آرزو یہ تھی کہ وہ یورپ میں مشرقی ممالک کی زبانوں، معاشرے اور تاریخ کے علوم کی تحصیل کے لئے ایک مرکز قائم کریں۔ ۱۸۸۱ء میں انگلستان واپسی پر اُنہوں نے اپنے مجوزہ ادارے کے لئے مُناسب جگہ تلاش کی اور ۱۸۸۳ء میں اُنہیں رائل ڈرامیٹک کالج، ووکنگ کی خالی عمارت مل گئی جو کہ اس مقصد کے لئے انتہائی موزوں تھی ۔

یہ قطعہ جو کہ میبری میں ریلوے لائین کے جنوب میں واقع ہے دو انتہائی غیر معمولی اداروں کے زیر استعمال آیا۔ پہلا ادارہ رائل ڈرامیٹک کالج تھا جو

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور
شاخیں اور نمائندے

بین الاقوامی مرکز
۵ عثمان بلاک ، نیوگارڈن ٹاؤن ، لاہور ،
پاکستان
فون: 092-42-5862956
092-42-5863260
فیکس : 092-42-5839202
ای میل: aaii@go.net.pk

آسٹریلیا
32 Cardinal Clency Avenue, Glendenning 2761, Sydney
Phone: 061-2-8311296
Fax: 061-2-8311296

کینیڈا
1) 3181 East 15th Ave., Vancouver - B.C. V5M- 2L1
Phone: 604 4385630
Fax: 604 4361975
2) 175 Toryork Dr., Unit 54, Toronto, Ontario
Phone: 416-740-6553
email: oaaii@aaiil.every1.net
3) 8459 Scurfield Drive, N.W. Calgary, Alberta T3L 1H6
Phone: 0403-2390793

جموں اور کشمیر
1) Tareen Medicate, B.P. Batmallo Srinagar, 190009, Kashmir, India
Phone: 091-194-73352
2) Mr. Abdul Hafeez, J & K State Rd Transport, Bikram Chowk, Jammu 180001, J & K State, India.
Phone: 091-191-549333
3) Ch. Abdul Jubar Ganai, Bhadarwah 182222, J & K State, India.

جزائر فجی
12 Bau St., Suva
Phone: 0679-315-994
Fax: 0679-315-994

جرمنی
Die Moschee, Brienner Strasse 7/8, 10713 Berlin,
Phone: 0049-30-8735 703
Fax: 0049-30-8730 783
email: DieMoschee@aol.comaaiil.org/german
Website: www.aaiil.org/german

گیانا
Masjid Darus Salaam, 76 Brickdam and Winter Place., POB 10692, Georgetown
Phone: 0592-2-72940

ہالینڈ
1) Evenaar 44, 3067 DK Rotterdam
Phone: 031-10-2206094
Fax: 031-10-2206094 & 031-20-8747102
e-mail: faaiin@faaiin.nlwww.faaiin.nl
2) Stichting Ahmadiyya Isha'at-i-Islam Kepplerstraat 265, 2562 VM Hague
Phone: 031-70-3659756
Fax: 031-36-5331411
email: info@moslim.orgwww.moslim.org
3) Celsiuslaan 5, 3553 HM Utrecht.
Phone: 031-30-2710887
4) Gerard Douwstraat 70, 1072 VV Amsterdam.
Phone: 031-20-6797416
e-mail: jahier@worldonline.nl
5) Brielselaan 194a, 3081 LL Rotterdam.
Phone: 031-10-2440487
6) Beltmolen 70, 2906 SC Capp.a/d Yssel.
Phone: 031-10-2840344
7) Daguerrestraat 127, 2561 TP Hague
Phone: 031-70-3468414
8) Paul Krugerlaan 14, 2571 HK Hague
Phone: 031-15-3105365
9) Andoornvaart 61, 2724 TB Zoetermeer
10) Jekerstraat 9 Hs, 1078 LV Amsterdam
Phone: 031-20-6628905

یورپین زون میں نمائندہ مرکز
Zevengetijdeklaver 5, 3069 DK Rotterdam. Nederland.
Phone: 031-10-2860075
Fax : 031-10-4215170
e-mail: assantoe@worldonline.nl

بھارت
1) Pocket L, 25-A, Ground Floor, Dilshad Garden, Delhi 110095
Phone: 011-2134969
2) Fatimabai Court., 4th Floor - 17 Azad Rd., Jacob Circle, Mumbai
Phone: 091-22-303438

انڈونیشیا
1) Jl. Kemuning 14 Baciro, Yogyakarta
Phone: 062-274-513592, 565695 55225
e-mail: webmaster@ahmadiyah.or.id
Web: ahmadiyah.or.id
2) Imam Musa

Phone:

جنوبی افریقہ
10 Bloemhof St., North Pine Cape Town, 7560
Phone : 027-21-9812224
Fax : 027-21-9812224

سرینام
Keizerstraat 88, Paramaribo
Phone : 0597-373849
Fax : 0597-493121
aaiil.org/suriname

تھائی لینڈ
P. O. Box 50, Samyaek Ladprao, Bangkok 10901
Phone: 662 251-0376 / 662 537-8190
email: alis@icao.or.th

ٹرینیڈاڈ اور ٹبیگو
1) 4 Ruhee Garden, Calcutta Rd no. 2, Freeport
Phone : 809 673151
Fax : 809 650296493
2) 93 Calcutta Rd. No. 4, Freeport ،Carapachaima

ریاستہائے متحدہ امریکہ
1) 1315 Kingsgate Road, Columbus, Ohio 43221-1504,
Phone : 01-614-457 8504
Fax : 01-614-457 4455
email: aaiil@aol.com
Web: tariq.bitshop.com/misconceptions
2) 91-05 197 St., Hollis, NY 11432,
Phone: 01-718-4795617
3) 36911 Walnutstreet, Newark California 94560
Phone : 01-510-7916449

ایک ایسا ادارہ قائم کرنے کی ایک قبل از وقت اور ناکام لیکن انتہائی پُرعزم کوشش تھی اور شاید یہ ڈرامائی فنون لطیفہ کے لئے ایک مستقل مرکز بن بھی جاتا۔ دوسرا ادارہ اورینٹل انسٹیٹوٹ تھا جس کی بُنیاد ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر نے رکھی اور انہوں نے ہی اس کے اخراجات برداشت کیئے۔

رائل ڈرامیٹک کالج

رائل ڈرامیٹک کالج کی بُنیاد اُس میٹنگ میں رکھی گئی جو کہ پرنسز تھیٹر، آکسفورڈ سٹریٹ میں ۲۱ جولائی ۱۸۵۸ء کو مُنعقد کی گئی۔ حاضرین میں چارلز ڈکنز اور ولیم میک پیس تھیکرے شامل تھے۔ اس میٹنگ کے نتیجے میں ایک وقف قائم کیا گیا جسے ۱۸۵۸ء کی خزاں میں اس بات سے زبردست تقویت ملی کہ پرنس البرٹ نے اس تجویز کو سرپرستی عطا فرمائی۔

ایک شاہی فرمان جس سے رائل ڈرامیٹک کالج وجود میں آیا ۸ جون ۱۸۵۸ء کو جاری ہوا اور واقفین نے ایک مناسب قطعے کی تلاش شروع کر دی۔ ۱۸۶۰ء کے اوائل میں واقفین نے سات سو پچاس پونڈ میں میبری کامن کے دس ایکڑ نیکر وپولس کمپنی سے خریدے۔ یہ قطعہ میبری آرچ کے پہلو میں اور ریلوے لائین کے ساتھ تھا۔ پہلی جون ۱۸۶۰ء کو ایک سپیشل ٹرین پرنس البرٹ کو لندن سے لے کر ایک عارضی پلیٹ فارم تک لائی جو کہ میبری میں واقع قطعے کے سامنے بنایا گیا تھا۔ شہزادے کو کالج کے متوقع ماسٹر، مسٹر ویبسٹر جو کہ واقفین میں سے تھے، نے خوش آمدید کہا۔ ایک مُختصر سی تقریب میں نئی عمارت کی سنگ بُنیاد رکھی گئی۔ شہزادے نے پراجیکٹ کے لئے اپنی اور ملکہ عالم کی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ کالج کا رسمی افتتاح پرنس آف ویلز، جنہوں نے بعد میں ایڈورڈ ہفتم کا لقب اختیار کیا، نے ۵ جون ۱۸۶۳ء کو کیا۔

ٹومس گک، ایک دولتمند ایکٹر، نے کالج کی معاونت کے لئے اس میں اپنا سرمایہ لگایا۔ اُن کی فیاضی کالج کی مالی امداد کا سب سے اہم ذریعہ تھی لیکن اس میں فنڈ اکٹھا کرنے کے دوسرے طریقوں سے اضافہ کیا جاتا تھا۔ مسٹر گک ۱۸۶۷ء میں فوت ہوگئے لیکن اُنہوں نے اپنی وصیت میں کالج کے لئے ایک بھاری رقم چھوڑی۔

رائل ڈرامیٹک کالج کو ٹی آر سمتھ نے ڈیزائین کیا تھا۔ یہ ٹیوڈر سٹائل کی عجب وکٹورین تشریح تھی۔ اس کو سُرخ اینٹوں سے بنایا گیا تھا، جو کہ مقامی معیارِ تعمیر کے مُطابق تھا۔ اس کے درمیان میں ایک بہت بڑا ہال تھا، مغرب میں ایک مینار جس کے اوپر چھوٹا سا کلس تھا۔ اس کے سامنے ستونوں پر مشتمل محراب دار راستہ تھا۔ داخلے اور درمیانی ہال کے دونوں طرف ایک ایک حصہ تھا۔ ہر حصے میں پانچ پانچ 'گھر' تھے۔

مارچ ۱۸۷۷ء میں مقامی علاقے میں کہا جا رہا تھا کہ کالج کو پیسوں کی ضرورت ہے۔ اور اس کے بعد کالج کی مالی حالت مخدوش سے مخدوش تر ہوتی چلی گئی۔ تعمیر کے اخراجات اندازے سے زیادہ نکلے اور اتنی بڑی عمارت اور اس کے ساتھ وسیع میدانوں کو چلانے کا خرچہ بھی بہت بھاری تھا۔ عوامی اور ذاتی دلچسپی کم ہو رہی تھی اور ٹومس گک، اس کا سب سے بڑا مددگار، مزید پیسہ مہیا کرنے کے لئے موجود نہیں تھا۔ ۱۲ نومبر کو منتظمین اور واقفین نے بڑی ہچکچاہٹ سے فیصلہ کیا کہ کالج کو فوری طور پر بند کر دیا جائے۔ چیریٹی کمشنروں کو ہدایت کی گئی کہ زمین بیچ دی جائے لیکن جون ۱۸۸۰ء کے آخر سے پہلے ایسا کرنا ممکن نہ ہو سکا۔ فیر بردر، لیی اور پامر نے جائداد کو نیلامی کے لئے لگایا لیکن بولی پانچ ہزار پونڈ تک، جو کہ ریزو قیمت تھی، نہ پہنچ سکی۔ اس کے بعد اس کو ایک پرائیویٹ معاہدے کے ذریعے الفریڈ چابُٹ کو جو کہ ایک پراپرٹی ڈیلر تھا بیچ دیا گیا۔ آخر یہ ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر نے ۱۸۸۴ء کے موسم بہار میں خریدی۔

اورینٹل انسٹیٹوٹ

ڈاکٹر لائیٹنر بہت تندہی سے کالج کو اورینٹل انسٹیٹوٹ میں بدلنے میں جُت گئے۔ اُنہوں نے اس کو اُن لاثانی چیزوں سے سجایا جو اُنہوں نے اپنے ایشیا کے سفر کے دوران اکٹھی کی تھیں۔ عمارت کے ایک حصے کو مشرقی عجائب گھر بنایا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ غالباً اس جگہ اس مُلک میں موجود انفرادی مجموعوں میں سے سب سے زیادہ دلچسپ مجموعہ اسی جگہ تھا۔ یہ انسٹیٹوٹ اس ملک میں رہنے والے ایشیایوں کو اعلیٰ علوم کی تعلیم دیتا تھا، زباندانی اور کلچر پر تحقیق کرتا تھا اور جو یورپین مشرقی ممالک میں سفر کرنے والے ہوں اُنہیں مُختلف زبانوں کی تعلیم دیتا تھا۔

یہ ایک بہت پُرعزم اور حیران کُن پراجیکٹ تھا۔ مقامی طور پر یہ گمنام ہی تھا اور ووکنگ کے باسیوں کو انسٹیٹوٹ کی ماہیت کے متعلق کوئی خاص علم نہ تھا۔ ایک موقع پر ڈاکٹر لائیٹنر نے کہا ''اس دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں اس انسٹیٹوٹ اور اس کی تصانیف کا اتنا کم علم ہو جتنا کم علم سرے (Surrey) میں ہے۔'' اُنہیں امید تھی کہ وقت کے ساتھ ساتھ اورینٹل انسٹیٹوٹ کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے گا۔ ۱۸۹۰ء کے اواخر سے یہ انسٹیٹوٹ ڈگریاں دے رہا تھا اس لئے کہ یہ یونیورسٹی آف پنجاب لاہور، جس کے ساتھ اس کے بڑے نزدیکی روابط تھے، کے ساتھ مُنسلک ہوگیا تھا۔ اُن کا ارادہ تھا کہ یہ اِن علوم کا نامور مرکز تسلیم کیا جائے۔ یہ کردار بعد میں یونیورسٹی آف لندن کے سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز، جو ۱۹۱۶ کے لگ بھگ قائم ہوا، ادا کیا۔

مسٹر جی۔ آر۔ بادوخ نے ٹائمز کو ایک خط میں اورینٹل انسٹیٹوٹ کے اپنے دورے کے یہ تاثرات بیان کیئے اور بتایا کہ کس قدر بھاری مقدار میں چیزیں یہاں جمع کی گئی تھیں۔ اُنہوں نے لکھا:

''ڈاکٹر لائیٹنر نے ہر شعبہ اس طرح ترتیب دیا ہے کہ آپ فوراً یونانی فنونِ لطیفہ کا ہندوستانی فنونِ لطیفہ پر اثر کھوج سکتے ہیں۔ اُنہوں نے یہ اس طرح کیا ہے کہ ایک چھوٹی سی جگہ میں ایک ہی زمانے کے سنگ تراشی، تصانیف اور سکوں کے نمونے جمع کر دیئے ہیں۔ ۔ ۔ نمائشی مصنوعات میں ایک اور چیز جس نے مجھے متوجہ کیا وہ پنجاب کے کپڑے کا بھاری مجموعہ تھا۔ ۔ ۔ ۔ مجھے ہندوستان کے مسودوں اور کتابوں کے بھاری مجموعے نے بھی متوجہ کیا، اِن میں سے کچھ یہ ثابت کرتی تھیں کہ ہندوستان کو آرٹ کے فن کا، اس فن کی یورپ میں ایجاد سے بہت پہلے علم تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان ڈاکٹر لائیٹنر کا بہت شکر گزار ہے۔ یہ ایک بہت خوبصورت جگہ ہے جہاں کہ اُس مُلک کا بڑے سے بڑا آدمی جا کر رہ سکتا ہے اور انگلستان نے جو عظیم سائنسی مصنوعات پیدا کی ہیں اُن کا علم حاصل کر سکتا ہے بغیر کسی قسم کی آلودگی کے، جیسا کہ شاید وہ سمجھیں، یورپ کے رواجوں اور طور طریقوں سے۔ مزید یہ کہ وہ اپنے مُلک کی تاریخ کا فنونِ لطیفہ، سکوں، مسودوں اور کتابوں کے اُن نمونوں سے مُطالعہ کر سکتا ہے جن کی مثال میں نے نہیں دیکھی۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ امتحان دے سکتا ہے اور پنجاب یونیورسٹی کا گریجویٹ بن سکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔'' (۲۷ اگست ۱۸۸۴ء)

اُنہوں نے سنسکرت، عربی، انگریزی اور اردو

میں چھ رسالے شروع کئے۔ مندرجہ ذیل سنسکرت، عربی اور انگریزی میں تنقیدی رسالے جو کہ اورئینٹل یونیورسٹی شائع کرتی تھی وسیع پیمانے پر پڑھے جاتے تھے۔

سنسکرت کوارٹرلی (سہ ماہی) ریویو

الحقائق ۔ ایک عربی کوارٹرلی ریویو۔ اس کے چیف ایڈیٹر ڈاکٹر لائیٹنر تھے لیکن ایڈیٹر سید علی بلگرامی اور محمد عبدالجبار خان تھے۔ یہ حیدرآباد دکن، ہندوستان سے چھپ کر شائع ہوتا تھا۔

دی امپیریل اینڈ ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو۔ اس کے ایڈیٹر ڈاکٹر لائیٹنر خود تھے اور یہ انگلستان سے شائع ہوتا تھا۔

ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو کے پُرانے شُماروں میں سے عالمانہ مضامین زیادہ وسیع پیمانے پر مہیا کرنے کے لئے الگ چھاپے جاتے تھے۔ ایسے چھاپے جانے والوے مضامین میں کچھ کے ٹائٹل یہ ہیں:

(1) Mohammedanism by Dr G. W. Leitner; (2) The Non-Christian View of Missionary Failures (3) Child Marriage and Enforced Widowhood in India (4) The Truth about the Persecution of the Jews in Russia (5) Misconceptions about the Islamic Concepts of Jihad

اُنہوں نے ہندوستان کے باسیوں کی تعلیم، مذہب اور معاشرے سے متعلق بیشُمار کتابیں لکھیں۔ اُن کی بیمثال تحقیق اُن کی کتاب داردستان ہے جس میں اُنہوں نے کشمیر، افغانستان، لداخ، باداخان اور گلگت وغیرہ میں بسنے والے قبیلوں اور حکمران برادریوں کی سماجی زندگی، مذہبی عقائد اور زبان پر اظہار رائے کیا ہے۔

کثیر المذاہب جائے عبادت

تمام بڑے مذاہب کے طالبعلوں اور اُن کے جو کوئی ماننے والے نزدیک رہتے ہوں، کی روحانی ضروریات پوری کرنے کے لئے ڈاکٹر لائیٹنر کا ارادہ تھا کہ وہ ایک یہودی معبد، ایک گرجا، ایک مندر اور ایک مسجد تعمیر کریں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ہر مذہب کے لئے زمین کے ٹکڑوں کی نشاندہی بھی کر لی تھی۔ لیکن سب سے پہلے وہ مسجد کی تعمیر شروع کروانے میں کامیاب ہوئے غالبًا اس لئے کہ زمین کی قیمت اعلیٰ حضرت جناب نظام حیدرآباد نے ادا کی تھی اور تعمیر کے اخراجات اعلیٰ حضرت بیگم شاہجہاں، والیِ بھوپال، اور ہندوستان کے مسلمانوں کے چندوں سے ادا ہوئے۔ مسجد سے مُلحق ایک وسیع گھر بھی تعمیر کیا گیا جس کے لئے چندہ سرسالار جنگ، اُس وقت کے وزیراعظم حیدرآباد دکن، نے عطا فرمایا۔ بعد میں اس گھر کا نام سرسالار جنگ ہاؤس رکھا گیا۔

یہ صرف اس لئے ہی ممکن ہو سکا کہ مُختلف مسلمان ریاستوں کے شاہی خاندانوں اور سرداروں سے اُن کے نزدیکی تعلقات اُس زمانے سے تھے جب وہ ۲۰ سال تک پنجاب کے ایک اعلیٰ تعلیمی مرکز، یعنی پنجاب یونیورسٹی، کے رجسٹرار تھے۔ اعلیٰ حضرت بیگم بھوپال ڈاکٹر لائیٹنر اور لاہور میں واقع یونیوسٹی کی قریبی دوست اور سرپرست تھیں۔

۱۹۱۲ء میں جب حضرت خواجہ کمال الدینؒ، جو کہ مغرب میں اسلام کے مبلغ اول اور ووکنگ مسلم مشن اور لٹریری ٹرسٹ کے بانی تھے، نے مسجد کا کنٹرول سنبھالا تو چندہ دہندگان میں سے سب سے بھاری چندہ دینے والی کی یاد میں اُس کے نام پر مسجد کو سرکاری طور پر شاہجہان مسجد کا نام دیا گیا۔

پُرانے ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ہندو مندر کی بُنیاد بھی رکھی گئی تھی لیکن بدقسمتی سے مارچ ۱۸۹۹ء میں ڈاکٹر لائیٹنر کی غیرمتوقع موت کے بعد اُن کے وارثین نے مندر اور یہودی معبد کے لئے مخصوص پلاٹوں کو جیمز واکر اینڈ کمپنی کے پاس بیچ دیا۔ جو زمین چرچ کے لئے مخصوص کی گئی تھی اُس پر چرچ مسٹر ولیم ہیملٹن کی کوششوں اور چندے جمع کرنے سے تعمیر ہوا۔ اس کی تعمیر ۲۹ نومبر ۱۸۹۵ء کو مکمل ہوئی۔ یہ اب بھی اورئینٹل روڈ میں موجود ہے اور سینٹ پالز چرچ کہلاتا ہے۔

شاہجہان مسجد

مسجد کی عمارت باتھ اور بارگیٹ کے پتھر سے تعمیر کی گئی۔ اس کا ڈیزائن آرٹ عربی، جو کہ ایک لاثانی کتاب ہے اور جسے انڈیا آفس سے مستعار لیا گیا تھا، کے نقشوں سے لیا گیا تھا۔ تعمیر کے ایک رسالے میں اس پر یہ تبصرہ کیا گیا ''ایک پُر وقار عمارت جو دوسری عمارتوں سے جو کہ اس زمانے کے مشرقی فنِ تعمیر کو نقل کرتی ہیں مُقابلتًا اچھی نسبت رکھتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ برائٹن پیولین جتنی خوبصورت''۔ ہم عصر ووکنگ کے علاقہ میں اس عجب اضافے سے حیران تھے۔ ڈاکٹر لائیٹنر کی وفات پر اُن کی مُختصر سوانح عمری میں اس کا ذکر اس طرح ہے ''ایک خوبصورت مسجد جو ریلوے لائین کے نزدیک ایک نمایاں چیز ہے''

دیواروں کے اختتام پر مینار ہیں اور ایک گول گنبد، جو کبھی نیلا اور سنہری ہوتا تھا، جس کے اوپر ایک سنہری ہلال ہے۔ مسجد سامنے کے برآمدے سے اُٹھتی ہے جو کہ ایک خوبصورت رنگ برنگ پتھر کے پانی کے حوض کے سامنے ہے (جو ایک مغلیہ انداز کے پھوارے سے ملتا جلتا ہے) جہاں مومن وضو کر سکتے ہیں۔ برآمدے اور سجاوٹ کی کچھ چیزیں آرکیٹیکٹ، ڈبلیو آئی چیمبرز، اور اُس کے مؤکل کے درمیان باعث نزع بنیں۔ اور جھگڑا اس حد تک بڑھ گیا کہ آرکیٹیکٹ کی کمپنی نے یہاں تک لکھا ''ہماری تمنا ہے کہ کاش ووکنگ کی مسجد ریجو (Jericho) یا اس سے بھی کسی دوردراز مقام پر تعمیر کی جاتی تا کہ ہمارے لئے کبھی مصیبت کا باعث نہ بنتی''۔ مسجد کی آرائش کی کئی چیزیں ڈاکٹر لائیٹنر نے خود مہیا کی تھیں۔ عوام کے لئے اس کو اکتوبر یا نومبر ۱۸۸۹ء میں کھولا گیا تھا۔ یہ جزیرہ برطانیہ کی، اور غالب ہے کہ مغربی یورپ کی بھی، سب سے پُرانی مسجد ہے اور تاریخی دلچسپی کی خصوصیات رکھتی ہے۔

فطرتی طور پر اگلے چند سالوں میں یہ برطانوی مسلمانوں کا مرکز بن گئی اور یہاں ہر طرح کے مذہبی اور سماجی تہوار منائے جاتے تھے جس میں ایک وسیع علاقے سے لوگ جمع ہوتے تھے ۱۸۹۰ء کی دہائی میں یہاں عبادت کرنے والوں ملکہ انگلستان کے ہندوستانی مُلازم جو ونڈزر رہتے تھے شامل تھے۔ انگلستان میں قیام کے دوران شاہ ایران کبھی کبھی نماز کے لئے آجاتے۔ سب سے پُرانا تصویری ریکارڈ ۱۹۰۳ء کی عیدالفطر کے موقع پر لی گئی ایک تصویر ہے۔ نماز کی امامت مشہور عالم عبداللہ المامون سہراوردی (روزنامہ ڈان، کراچی پاکستان، جون ۱۰ تا ۱۶ ۱۹۹۹ء) نے کروائی۔ ۱۸۹۹ء سے ۱۹۱۲ء تک مسجد قریبًا بند ہی رہی جب کہ انسٹیٹوٹ خالی تھا۔

۱۹۱۲ء میں جماعت احمدیہ لاہور کے ایک ممبر حضرت خواجہ کمال الدینؒ جو کہ ایک مشہور وکیل اور مسلمان عالم تھے انگلستان تشریف لائے۔ اُنہوں نے رائٹ آنریبل سید امیر علی، ممبر جیوڈیشل کمیٹی انڈین پریوی کونسل، مرزا سرعباس علی بیگ اور سر تھومس آرنلڈ کی مدد سے مسجد کا قبضہ

حاصل کیا۔ اُنہوں نے ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ اور ماہوار اسلامک ریویو قائم کیئے۔ حضرت خواجہ کمال الدینؒ کی تندہی اور جستجو اور اُن کے عالمانہ لیکچروں اور اسلام پر کتابوں نے مسجد کو مغرب میں تبلیغ اسلام کا ایک بین الاقوامی ادارہ بنا دیا۔

ڈاکٹر لائیٹنر کی وفات اور جنازہ

افسوس ہے کہ ڈاکٹر لائیٹنر اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہوسکے اس لئے کہ انسٹیٹوٹ کا انحصار ڈاکٹر لائیٹنر کے ذاتی جوش وخروش اور دولت پر تھا اور وہ اُن کی موت کا نقصان برداشت نہ کرسکا۔

۱۸۹۸ء میں وہ بیمار ہوئے اور جنوری ۱۸۹۹ء میں وہ طبی مشورے پر بون تشریف لے گئے تاکہ وہ گوڈزبرگ کے زیرزمین پانی کے تالاب میں نہا سکیں۔ فروری ۱۸۹۹ء میں زیادہ سردی کے ایک موقع پر اُنہیں نمونیہ ہوگیا اور ۲۲ مارچ ۱۸۹۹ء کو ۵۸ سال کی عمر میں وہ بون میں فوت ہوگئے۔ اُن کی میت واپس انگلستان لائی گئی اور ۶ اپریل ۱۸۹۹ء کو اُنہیں بُروک وڈ کے قبرستان کی سائپرین ایونیو میں سپردِخاک کیا گیا۔

ڈاکٹر لائیٹنر، جوکہ ایک بے مثال زباندان اور دنیا کے سب سے مشہور مستشرق تھے، کا جنازہ بُروک وڈ کے قبرستان میں جمعرات کے روز سہ پہر کے وقت ہوا۔ میت کو حنوط کیا گیا تھا اور انگلستان واپس پہنچنے کے بعد وہ اس انتظار میں بُروک وڈ ہی رکھی گئی کہ اُن کا اکلوتا بیٹا، ہنری لائیٹنر، امریکہ سے پہنچ جائے۔ شریک جنازہ کے لئے ٹرین کے ساتھ خاص بوگیاں لگائی گئیں۔ گاڑی ۲:۴۵ پر واٹرلو سے چلی اور ۳:۳۹ پر ووکنگ پہنچی۔ جنازے میں شرکت کے لئے ایک سو سے زائد دعوت نامے بھیجے گئے تھے لیکن بیماری، غیرحاضری اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے صرف ۴۰ لوگ شریک ہوسکے۔ حاضرین میں لندن کے مندرجہ ذیل احباب تھے۔

Sir Henry Cunningham, Baron E. de Bunsen, Sir John Jardine, Sir Alfred Lyall, Colonel Garstin, Colonel J. Britten, Captain Selby Lowndes، مرزا غفار خان جو ایرانی وزیر کے نمائندہ تھے، the Rev. H. Gollenez, the Rev. G. R. Badenoch, the Rev. C., Schlonberger, Dr. White, Dr. Th. H. Thorton, Mr. E. W. Brabrook, Mr H. Fooks, Mr. and Mrs. Douglas, Mrs. Salwey, Mr. Priestley (British Museum), Mr. A. Rogers, Mr. Tate, Mr. Adams Acton, Mr. J. P. Watson, Mr. Charles Sevin, Mr. H. R. Fox Bourne, Messrs. Billing (Guilford), Mr. Lewis, Mr. A. K. Connell, Mr. W. Cave Thomas, Dr. D. H. Small (Chairman of the Delhi and London Bank), Mr. E. Purdon Clarke (South Kensington Museum), Mr. Philip Newman (Secretary of the Society for the Encouragement of Fine Arts) اور C. Lyne. اس کے علاوہ مندرجہ ذیل تنظیموں کے نمائندے بھی موجود تھے the East India Association, King's College, London, the Anthropological Institute, the German Athenaeum, اور کئی دیگر تنظیموں کے نمائندے جن کے ساتھ ڈاکٹر لائیٹنر کا تعلق تھا۔ ڈاکٹر لائیٹنر ووکنگ کی ایک جانی مانی شخصیت تھے اور دوسروں کے علاوہ ووکنگ سے یہ حضرات اظہار عقیدت کے لئے اُن کے جنازے میں شامل ہوئے۔ The Rev. A. W. E. Burnett, Mr. J. W. B. S. Lancaster (Director of the Necropolis Company), Dr. Phipps, Mr. Patrick White, Mr. D. Glover, Mrs. Smyth, Mr. H. W. Gloster, C.C., Mr. F. Weston, Mr. Prior، ایشیاٹک کوارٹرلی ریویو اور اورینٹل انسٹیٹوٹ کا سٹاف بھی موقع پر موجود تھے۔

جنازہ چرچ آف انگلینڈ کی رسوم کے مطابق ادا کیا گیا اور ساری کاروائی کرنے والے پادری کا نام Rev. H. Marriott, تھا اور وہ سینٹ پال چرچ ووکنگ کے کیوریٹ تھے۔

تابوت کا حجم خوب بڑا تھا، اوک کی لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اُس کے کنڈے وغیرہ چاندی کے تھے۔ اس پر کسی قسم کی کوئی تحریر نہیں تھی۔ قبر میں سدابہار، moss اور سفید پھول بچھے تھے اور یہ ویلنگٹونیا کے نیچے تھی جوکہ آسٹریلیا کے سرو کے پیڑ کی ایک قسم ہے اور جو ڈاکٹر لائیٹنر کو بہت پسند تھا۔ بہت سے بہت خوبصورت پھولوں کے گلدستے بھی تھے۔ پھول بھیجنے والوں میں یہ لوگ شامل تھے۔

Lady Reade, Sir F. Goldsmid, Mrs. Roth, Mr. and Mrs. A. Douglas, Mrs. T. P. Richter (sister-in-law), the son, Mr. Henry Leitner, Dr. and Mrs. Phipps (Woking), the German Athenaeum, Mr. Colebrook Codd (Chelsea), Miss Murray Prior, Mr. W. Digby C.J.E., Dr. Hewell (Indian Civil Service), Mr. and Mrs. A. Jordan (Piccadilly), Mr. and Mrs. Godfrey (Society for the Encouragement of Fine Arts), اور Anna Simmel

اورینٹل انسٹیٹوٹ کا بند ہوجانا

اِس کے بانی اور ڈائیریکٹر کی موت کا مطلب اورینٹل انسٹیٹوٹ کا خاتمہ تھا اور یہ ۱۸۹۹ء کے موسم گرما میں بند کردیا گیا۔ فنونِ لطیفہ، لائبیریری اور تاریخی چیزوں کے خزانے کو بیچ دیا گیا۔ باقی سامان بھی بیچ دیا گیا اور جلد ہی عمارات پھر خالی کھڑی تھیں۔ اگر یہ کامیاب ہوجاتا تو شاید یہ پراجیکٹ شہر پر موثر انداز میں اثرانداز ہوتا۔ یہ حقیقت پسندانہ مفروضہ ہے کہ ۱۹۱۴ء تک یہ ووکنگ میں اورینٹل یونیورسٹی بن جاتا اور شہر ایک اہم سماجی مرکز بن جاتا اور اِسے وہ مقام اور شناخت ملتی جو اس وقت اِسے حاصل نہیں۔ لیکن یہ بہرحال ایک مفروضہ ہی ہے اور اب یہ انسٹیٹوٹ قریباً قریباً بالکل ہی بھُلایا جاچُکا ہے۔

ماخذ

1. A History of Woking by Alan Crosby, Phillimore & Co. Ltd., Woking, U.K., 1982.
2. Victorian Woking by J. R. & S. E. Whiteman, Woking, U.K., 1970.
3. The Woking News & Mail, Woking, Surrey, England, 13 April, 1899.

4. To the Memory of Al-Hajj Khwaja Kamal-ud-Din by Arsalan Bahdanwicz, (Polish Muslim writer, historian and a specialist in history of Islam in Russia), monthly, The Islamic Review, Woking, Surrey, U.K., December 1949, pp. 5–10.

5. رابطہ عالمِ اسلامی اور حیدر آباد دکن مصنف محمد حسام الدین غوری، شائع کردہ دارالاداب، ۸۰۷ پیر الٰہی بخش کالونی، کراچی، پاکستان، ۱۹۷۸ء، صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۸

6. نقوش (لاہور نمبر)، شائع کردہ ادارہ فروغ اردو، لاہور، پاکستان، ۱۹۶۲ء

7. Dr. Eric Germain, Paris, France, 2001.

8. Indian Public Opinion, Lahore. 9th May 1876, pp.11, 12.

9. A Dictionary of Local History, G.W. Green, Martin & Greenwood Publications, Walton on Thames, UK, 1970, pp.47–49.

10. چند یادیں چند تصورات مصنف عاشق حسین بٹالوی، سنگِ میل پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان، ۱۹۹۲ء ■

مقامی سماج میں سمانا

شاہد عزیز
سیکریٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام
لاہور (انگلستان شاخ)

مسٹر جیک سٹرا، وزیر خارجہ، نے حال ہی میں ایک تقریر میں مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ برطانوی معاشرے میں مدغم ہو جائیں۔ پیشتر اس کے کہ ہم اس بات پر بحث کریں کہ مسلمانوں کو مقامی معاشرے میں مدغم ہونا چاہیے یا نہیں ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ادغام کا مطلب کیا ہے۔ اگر اس کا مطلب مقامی معاشرے میں اس طرح گم ہو جانا ہے کہ ہم اپنے مذہبی شعائر اور اقدار کو چھوڑ دیں تو پھر ہم ادغام کی ہر کوشش کو رد کر دیں گے۔ واضح ہو کہ بہت سے لوگ جب ادغام کی بات کرتے ہیں تو مسلمانوں کو یہی تاثر ملتا ہے کہ اس کا مطلب مقامی معاشرے میں اس طرح گم ہو جانا ہے کہ اُن میں اور دوسروں میں کوئی فرق نظر نہ آئے۔ جب ایک مسلمان مدغم ہونے کی بات کرتا ہے تو اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سب آپس میں مل کر امن چین سے رہیں، ایک دوسرے کی سماجی اقدار، مذہب اور کلچر کی عزت کریں اور ایک دوسرے کے کام آئیں۔ اِس کے ساتھ مسلمان کہ یہ مطلب بھی ہوتا ہے کہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں کسی بھی بُنیاد پر کسی شخص سے بھی تعصب نہ برتا جائے۔

مسلمان اور غیر مسلم دونوں ہی مسلمانوں کے ایک کثیر المذاہب معاشرے میں بطور اقلیت رہنے کو ایک نیا مسئلہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ جب آنحضرت (ﷺ) نے امت کی تشکیل فرمائی تو اُس وقت ہی سے مسلمانوں کو بطور اقلیت رہنے کے مسئلے سے نپٹنا پڑا ہے۔ مکہ شریف میں مسلمان عیسائیوں اور بُت پرستوں کے ساتھ رہتے تھے۔ یہ ہی نہیں بلکہ ایک ہی خاندان کے افراد مُختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے؛ بالکل اِسی طرح جس طرح اس زمانے میں ایک ہی کنبے کے مُختلف افراد مُختلف سیاسی پارٹیوں کے ممبر ہوتے ہیں۔ غیر مسلمانوں سے تعلقات کے بارے میں قرآن حکیم نے ہدایت دی: ''اے کافرو! میں اُس کی عبادت نہیں کرونگا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اُس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں کبھی اس کی عبادت کرنے والا ہوا جس کی تم عبادت کرتے تھے۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمھارے لئے تمھارا دین ہے اور میرے لئے میرا'' (سورۃ الکافرون، آیات ۱ تا ۶) یاد رہے کہ یہ مکی آیات ہیں جب مسلمان بہت کم تعداد میں تھے اور اُن پر شدید ظلم ہو رہے تھے۔

گو مسلمان کو کسی دوسرے کو زبردستی اپنے مذہب میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں لیکن ساتھ ساتھ ایک مسلمان کو یہ بھی واضع کر دینا چاہیے جو قیمت بھی ہو اُس کو دین سے روگردانی کرنے کی تمام کوششیں بیکار رہوں گی۔

جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ ہجرت فرمائی تو اس سے یہ تعلیم بدل نہ گئی۔ مدینہ میں یہودی اور بُت پرست آباد تھے۔ آنحضرت نے پہلا کام یہ کیا کہ یہودیوں کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جو میثاقِ مدینہ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس معاہدے کی کچھ شقوں کا خلاصہ دیکھنا ضروری ہے۔ دوسری شق کا خلاصہ ہے کہ یہودیوں کو مکمل مذہبی آزادی ہوگی اور اس میں کوئی دخل در اندازی نہیں کی جائے گی۔ تیسری شق کا خلاصہ یہ ہے کہ یہودی اور مسلمان آپس میں باہم دوستانہ تعلقات رکھیں گے۔ چوتھی شق کا خلاصہ ہے کہ ایک دستخط کنندہ پر حملے کی صورت میں دوسرا مدد کرے گا۔ چھٹی شق یہ ہے کہ مدینہ منورہ پر حملے کی صورت میں دونوں مل کر اس کا دفاع کریں گے۔ ساتویں شق یہ تھی کہ اگر ایک فریق کسی کے ساتھ امن یا جنگ نہ کرنے کا معاہدے کرے گا تو دوسرا فریق خود بخود اس معاہدے کا حصہ سمجھا جائے گا۔

ادغام کا امن کے معنوں میں یہ مطلب ہے کہ ایک معاشرے میں رہنے والے مُختلف لوگ ایک دوسرے کے مذہب، بزرگوں اور جذبات کا خیال رکھیں۔ اسلام بہت مُختلف طریقوں سے مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے۔ اول تو اسلام کی تعلیم ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ تمام مذاہب کے مقدس صحائف پر ایمان لائے۔ ''یہ کتاب اس میں کوئی شک نہیں۔۔۔ اُن کے لئے ہدائت ہے۔۔۔ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔۔۔ جو تجھ سے پہلے اُتارا گیا ہے'' (البقرۃ، آیات ۲ تا ۴) اور اس ہدایت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی طرف ہدایت بھیجی ''اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے رسول بھیجے ان میں وہ ہیں جن کا ذکر ہم نے تجھ سے کر دیا اور ان میں سے وہ ہیں جن کا ذکر تجھ سے نہیں کیا'' (المؤمن آیت ۷۸)۔ اس لئے ایک مسلمان کے لئے صرف آنحضرت صلعم پر نہیں بلکہ سب نبیوں پر ایمان لائے اور اُن کی عزت کرے۔ خدا تعالیٰ کی نظروں میں یہ اُس کے ''معزز بندے'' (الانبیاء آیت ۲۶) ہیں۔ مزید فرمایا ''اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور اُن میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے یہی وہ ہیں جن کو اللہ اُن کے اجر دے گا'' (النسآء، آیت ۱۵۲)

یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ آیات تو اُن نبیوں کے متعلق ہیں جنہیں مسلمان سچے نبی سمجھتے ہیں۔ جنہیں وہ سچے نبی نہیں سمجھتے اُن کے متعلق مسلمانوں کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ نے تو جھوٹے خداؤں کو گالی سے منع فرمایا چہ جائیکہ کسی جھوٹے نبی کو بُرا بھلا کہا جائے۔ ''اُس

کی پیروی کرتا رہ جو تیری طرف تیرے رب سے وحی کی گئی ہے اس کے سوائے کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کر۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تجھ کو اُن پر نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ تو اُن کا کارساز ہے۔ اور اُن کو گالی نہ دو جن کو یہ اللہ کے سوائے پُکارتے ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ زیادتی کر کے بے علمی سے اللہ کو گالی دیں۔ اسی طرح ہم نے ہر ایک گروہ کے لئے اُن کا عمل اچھا کر کے دکھایا ہے۔ پھر اُن کے رب کی طرف اُن کا لوٹ کر آنا ہے سو وہ اُنہیں بتادے گا جو وہ کرتے تھے‘‘ (الانعام، آیات ۱۰۷ تا ۱۰۹)

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھا رہے اور اپنے دین کی تبلیغ کے لئے کوئی کوشش نہ کرے۔ اسلام نے اس مقصد کے لئے بھی مُناسب ہدایات دی ہیں۔ جہاں ایک طرف فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ بُری بات مشہور کرنے کو پسند نہیں کرتا سوائے اُس کے جس پر ظلم کیا گیا ہو‘‘ (النسآء، آیت ۱۴۸)۔ یہاں ہمیں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ایسے بحث مباحثہ سے بچیں جس کا نتیجہ کسی کے جذبات مجروح کرنے میں نکلے۔ ہمیں تو یہاں تک حُکم ہے کہ اگر دوسرا فریق جارحانہ انداز اختیار کرے اور ڈر ہو کہ نوبت گالی گلوچ تک پہنچ جائے گی تو بہتر طریق یہ ہے کہ ایسی صحبت سے انسان اُٹھ جائے، جب تک کہ مزاج ٹھنڈے نہ ہو جائیں۔ اور جب تبلیغ کی جائے تو ’’موعظہ حسنہ‘‘ استعمال کیا جائے۔ قرآن کریم حضرت نبی کریم کی مثال دیتا ہے کہ اگر حضور سختی فرماتے تو لوگ اُن کے گرد اکٹھے نہ ہوتے۔ قرآن تو یہاں تک فرماتا ہے: ’’جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہیں اور صابی اور نصریٰ اور مجوسی اور جو مشرک ہیں۔ اللہ اُن کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ اللہ ہر چیز پر گواہ ہے‘‘ (الحج، آیت ۱۷)

گویا ہمیں دوسروں کے عقائد کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ صحیح ہیں یا غلط، خدا تعالیٰ خود ہی یہ فیصلہ کرے گا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کو بھی یہی حُکم دیا کہ آپ صرف پیغام پہنچائیں، یہ فکر نہ کریں کہ لوگ ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔

یہ عقائد تھے لیکن اعمال میں بھی مسلمانوں کو یہی تعلیم دی گئی ہے کہ نیکی کرنے میں مسلمان اور غیر مسلم میں فرق نہیں کرنا۔

(جاری ہے)

نوجوانوں کے لئے

بُنیادی تعلیم اسلام

ڈاکٹر زاہد عزیز

۱: آپ کے مذہب کا نام کیا ہے؟

ہمارے مذہب کا نام اسلام ہے۔ اسلام کے پیرو کو مسلمان کہتے ہیں۔

۲: اِن الفاظ کا مطلب کیا ہے؟

اسلام کا مطلب ’امن میں داخلہ‘ اور ’خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری‘۔ سو مسلمان کا مطلب ہے ایسا انسان جس نے خدا کی فرمانبرداری کر کے اللہ تعالیٰ اور دوسرے انسانوں سے امن حاصل کر لیا ہے۔

۳: اس مذہب کو یہ نام کس نے دیئے تھے؟

یہ نام قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں، جو کہ مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے، مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’میں نے تمہارے لئے اسلام تمہارے مذہب کے طور پر چُنا ہے۔‘‘ (۵:۳) اور یہ ’’اُس (خدا تعالیٰ) نے تمہیں مسلمان کا نام دیا‘‘ (۲۲:۷۸)

۴: اسلام کی بُنیادی تعلیم کیا ہے؟

یہ کہ انسان خدا تعالیٰ سے بغاوت نہ کرے اور ہر طرح اُس کی فرمانبرداری کرے۔ اور دوسروں سے صلح سے رہے جس کا مطلب اپنے ارد گرد ہر ایک سے نیکی کرنا ہے۔ اس بُنیادی تعلیم کو قرآن میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

’’وہ جو ہر طرح خدا تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں اور دوسروں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں وہ اپنے رب کی طرف سے اجر پائیں گے‘‘ (۲:۱۱۲)

۵: اسلام ہم تک کس طرح پہنچا؟

اپنی موجودہ شکل میں اسلام ہم تک حضرت محمد ﷺ کی تعلیم کے ذریعے پہنچا ہے۔ آپ ۱۴۰۰ سال پہلے عرب میں رہتے تھے (ولادت ۵۷۱ء اور وفات ۶۳۲ء)۔ لیکن نبی کریمؐ نے یہ تعلیم دی کہ وہ کوئی بالکل نیا مذہب لے کر نہیں آئے اس لئے کہ اسلام کے اصولوں کی تبلیغ حضور سے پہلے تشریف لانے دنیا کے سب ہی بڑے بڑے مذہبوں کے بانیوں نے کی تھی۔ اس لئے اسلام کی ابتدا حضورؐ سے نہیں ہوئی بلکہ یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، کرشن اور بدھ، اور خدا تعالیٰ کے سب ہی نبیوں کا مذہب تھا۔

۶: اس مذہب کا نام حضرت محمدؐ کے نام پر کیوں نہیں رکھا گیا؟

اس لئے کہ اصل میں حضرت محمدؐ اسلام کو قائم کرنے والے نہیں تھے وہ تو خود مسلمان تھے یعنی اسلام کے پیرو۔ قرآن کریم نبی کریمؐ سے پہلے آنے والے نبیوں کو بھی مسلمان کہتا ہے۔ ہمارے دین کا نام نبی کریمؐ کے نام پر اس لئے نہیں رکھا گیا کہ اس چیز پر زور دیا جائے کہ یہ بھی اُن ہی بُنیادی اصولوں کی تعلیم دیتا ہے جن کی تعلیم دُنیا کے مُختلف حصوں میں آنے والے پہلے تمام نبی دے چکے ہیں۔

۷: کیا کوئی خاص وجہ ہے کہ ہمارے دین کو اسلام کا نام دیا گیا؟

جی ہاں۔ اس لئے کہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ کائنات میں ہر چیز خدا تعالیٰ نے جو اصول اُس کے لئے قائم کئے ہیں اُن کی فرمانبردار ہے، اِسی طرح انسان کو بھی چاہیے کہ وہ اُس ہدایت پر چلے جو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے ذریعے اُس تک پہنچائی ہے۔ اس کی تعلیم یہ ہے کہ اسلام یا خدا کی فرمانبرداری مادی دنیا اور انسان کی فطرت کا نشان ہے۔ ہر بچہ پیدا ہوتے وقت ان معنوں میں مسلمان ہوتا ہے کہ وہ سچی انسانی فطرت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

۸: اگر پہلے نبیوں نے بھی اسلام کہ ہی بُنیادی تعلیم دی تو پھر جو تعلیم حضرت محمدؐ نے دی اُس میں کیا فرق تھا؟

دنیا کی مُختلف قوموں کو اُن میں نازل ہونے والے نبیوں نے جو اصلی تعلیم دی تھی وہ آہستہ آہستہ گم ہو گئی یا تبدیل ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو بھیجا تا کہ:-

اصلی اصول دوبارہ قائم کئے جائیں۔

چونکہ انسان ترقی کر چُکا تھا تو اُس کو وہ سچائیاں بتائی جائیں جو پہلے انسان کو نہیں بتائی گئی تھیں

ہر مذہب کی اعلیٰ تعلیم کو ایک دین میں اکٹھا کر دیا جائے۔

اس لئے حضرت محمدؐ آخری نبی کے طور پر تشریف لائے تا کہ دنیا وہ یکتا، کامل اور آخری دین یعنی اسلام کی تعلیم دے سکیں۔

(جاری ہے)

Books for Sale

Presenting Islam as ♦ Peaceful ♦ Tolerant ♦ Rational ♦ Inspiring

By Hazrat Maulana Muhammad Ali

The Holy Quran: Translation and Commentary with Arabic Text		
Hard Cover	ISBN 0-913321-01-X	£15.00
Deluxe Edition in Gift Box Leather Cover	ISBN 0-913321-11-7	£27.00
Soft Cover	ISBN 0-913321-05-2	£10.00
El Sagrado Qur'an (Spanish Language Edition, Hard Cover)	ISBN 0-913321-24-9	£20.00
Le Qur'an Sacré (French Language Edition, Hard Cover)	ISBN 0-913321-02-B	£20.00
Pocket English Translation without Arabic Text or Commentary		
Deluxe Leather	ISBN 0-913321-77-X	£20.00
Standard	ISBN 0-913321-49-4	£11.00
Bayan-ul-Quran (Urdu Translation and Commentary)		
2 Volumes, Hard Cover	N/A	£16.50
The Muslim Prayer Book (Paperback)	ISBN 0-913321-13-3	£5.00
Living Thoughts of the Prophet Muhammad (Paperback)	ISBN 0-913321-19-2	£5.00
Muhammad the Prophet (Paperback)	ISBN 0-913321-07-9	£6.00
Muhammad el Profeta (Spanish, Paperback)	ISBN 0-913321-57-5	£6.00
The Religion of Islam (Hard Cover)	ISBN 0-913321-32-X	£15.00
The New World Order (Paperback)	ISBN 0-913321-33-8	£5.00
A Manual of Hadith (Hard Cover)	ISBN 0-913321-15-X	£11.00
Handbuch des Hadith (German, Hard Cover)	ISBN 0-913221-03-6	£11.00
Ahadith-ul-A'mal (Urdu, Hard Cover)	N/A	£11.00
Masih Mau'ud (Urdu, Hard Cover)	N/A	£11.00
The Founder of the Ahmadiyya Movement (Paperback)	ISBN 0-913321-64-8	£3.50
Der Begründer der Ahmadiyya Bewegung (Gerrnan, Paperback)	ISBN 0-913221-42-7	£3.50
Jesus in Heaven on Earth by Khwaja Nazir Ahmad		
Hard Cover	ISBN 0-913321-60-5	£12.00
Paperback	ISBN 0-913321-76-1	£10.00

SPECIAL OFFER: While stocks last, copies of the OLD (sixth) edition are now available at a the bargain price of £4.50.

The Teachings of Islam by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (Paperback)	ISBN 0-913321-34-6	£5.00
Islami Usul ki Filasafi (Urdu original of previous title, Paperback)	N/A	£5.00
Die Lehren des Islam by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (Paperback)	ISBN 0-913321-44-3	£5.00
A Brief Sketch of My Life by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad	ISBN 0-913321-62-1	£3.50
Ahmadiyyat in the Service of Islam by N. A. Faruqui (Paperback)	ISBN 0-913321-00-1	£5.00
The Qadiani Violation of Ahmadiyya Teachings by Dr. Z. Aziz	ISBN 0-913321-29-X	£3.50
Muhammad in World Scriptures by Maulana Abdul Haq Vidyarthi		
VOLUME 1 OF THE NEW, REVISED EDITION (Hard Cover)	ISBN 0-913221-59-1	£15.00
Mujaddid-i-A'zam by Dr. Basharat Ahmad		
(Authoritative Urdu biography of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad in 3 vols)	N/A	£18.00
TITLES FOR CHILDREN		
Alhamdulillah by Fazeel Sahukhan		
(A book of basic Islamic phrases with colour illustrations, Hard Cover)	ISBN 0-913321-51-6	£6.00
The Meaning of Surah Fatihah by Fazeel Sahukhan		
(A unique explanation of the spirit behind Islamic prayers, Paperback)	ISBN 0-913321-65-6	£6.00

A FULL CATALOGUE OF BOOKS IS AVAILABLE ON REQUEST

THE ISLAMIC BOOK DEPOT (U.K.)

Dar-us-Salaam, 15 Stanley Avenue, Wembley, HA0 4JQ

http://www.islamic-book-depot.org.uk